السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دار قطنی ۔ مسند احمد میں حدیث ہے:

(1) «عن رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ قال للمسی صلوتہ انہا لاتتم صلوٰۃ احدکم حتیٰ یسبغ الوضوء کما امر اللہ یغسل وجھہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ ورجلیہ الی الکعبین» (دار قطنی)

(2) «عن عثمان انہ دعا بماء فتوضأ و مضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ثلاثا ویدیہ ثلاثا و مسح براسہ وظہر قدمیہ ثم ضحک» (مسند احمد جلد اوّل)

(3) «عن عبد خیر قال رأیت علیا دعا بماء لیتوضاء فتمسح بہ تمسحا و مسح علیٰ ظہر قدمیہ ثم قال ہٰذا وضوء من لم یحدث» (مسند احمد جلد اوّل ص 59)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجھہ وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے ان پر مسح ہی فرماتے تھے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رفاعہؓ کی حدیث کے الفاظ مثل قرآن کے ہیں اور قرآن کے الفاظ میں وارجلکم کا عطف وجوہکم پر ہے اور حدیث رفاعہ میں کما امر اللہ بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

نمبر 2 کی حدیث میں جو عثمانؓ کی ہے وہ مسند احمد سے ساری نقل نہیں کی اس کے اخیر میں طھر قدمیہ حرف طا مہملہ کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی ''پاؤں کو پاک کیا'' کے ہیں۔ پس اس سے بھی پاؤں کا مسح ثابت نہ ہوا۔ اس کے علاوہ مسند احمد کے اسی صفحہ 59 میں دوسری روایت میں پاؤں کے دھونے کی تصریح ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ «ثم غسل قدمہ الیمنیٰ ثلاثا ثم الیسریٰ کذالک»۔

نمبر 3 کی حدیث میں جو حضرت علیؓ سے مروی ہے وہ مسند احمد جلد اوّل صفحہ 59 میں نہیں ہے بلکہ 116 میں ہے۔ اس میں سارا وضوء مسح ہے۔ صرف پاؤں کا مسح ہی نہیں اور مسح سے مراد ہلکا ہلکا وضوء ہے کیونکہ منہ اور ہاتھ کا مسح تو کس کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے علاوہ جب انسان باوضوء ہو تو مسح حقیقی مراد ہونے میں بھی مخالف کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ مخالف تو بے وضو ہونے کی حالت میں بھی مسح کا قائل ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں تصریح ہے۔ ہذا وضوء من لم یحدث۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

وضو کا بیان، ج1ص280

محدث فتویٰ